النقود الاسلامیہ

سکہ جات شاہان اودھ



حکیم سید شمس اللہ قادری ایم، آر، اے، ایس
کارسپانڈنگ ممبر آف دی نومسماٹک سوسائٹی آف انڈیا

ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

رسالہ نقاد آگرہ بابتہ ماہ جولائی ۱۹۱۸ء میں شائع ہونیکے بعد

شاہ نظام الدین دلگیر نے
حور پریس آگرہ میں چھپوا کر شایع کیا

خاکسار مولف

اپنے ناچیز مضمون کو

عالیجناب مولوی مرزا نذیر بیگ صاحب

المخاطب بہ

نواب نذیر جنگ بہادر

ملٹری سکریٹری گورنمنٹ نظام

کے نام نامی واسم گرامی پر

اُن کے اعلیٰ مذاق علمی، سخن فہمی، جوہر شناسی،

اور

اپنی مخلصانہ نیازمندی

کے اظہار میں ڈیڈیکیٹ کرتا ہے.

بسم اللہ الرحمن الرحیم



سکہ جات شاہان اودھ

شاہان اودھ کی تاریخ اس زمانہ سے شروع ہوتی ہے جبکہ **سلطنت مغلیہ** کی حالت روبانحطاط تھی اور شمالی ہندوستان میں **ایسٹ انڈیا کمپنی** کے عہدہ دار اپنی قوت واقتدار کے بڑہانے میں مصروف تھے۔ ایسے پُر آشوب زمانہ میں دربار دہلی کے ایک امیر نے جس کا نام محمد امین سعادت خاں تھا اودھ کی حکومت کا سنگ بنیاد رکھا جس کے جانشین قریبًا سو سال تک مغل بادشاہوں کے برائے نام ماتحت رہے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اطاعت سے انحراف کرکے خود مختارانہ حکومت شروع کی۔

محمد امین سعادت خاں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد سے تھے۔ نیشاپور ان کا وطن تھا۔ ترک وطن کرکے شاہ عالم بہادر کے زمانہ میں ہندوستان میں آئے۔ دربار مغلیہ میں ملازم ہوگئے۔ مدارج

[1] پروفیسر براؤن نے نومسماٹک سپلی منٹ نمبر ۱۸ میں سکہ جات شاہان اودھ کے متعلق ایک مبسوط مضمون لکھا ہے، اسی سے ہمارا یہ مضمون ماخوذ ہے۔ چند باتیں ہم نے دوسری کتابوں سے بھی نقل کی ہیں جنکے نام دوران مضمون میں لکھدیے ہیں ۱۲-

میں روز بروز ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ محمد شاہ کا زمانہ آیا اور اس نے سنہ ۱۱۳۰ھ (سنہ ۱۷۲۷ء) میں انہیں اودھ کا صوبہ دار مقرر کیا۔ محمد امین کے بعد سنہ ۱۱۵۱ھ سنہ ۱۷۳۸ء میں ان کے داماد نواب صفدر جنگ کو اودہ کی حکومت ملی۔ سنہ ۱۱۶۰ھ سنہ ۱۷۴۷ء میں احمد شاہ نے انہیں وزیر الممالک کا خطاب دیکر قلمدان وزارت عطا کیا۔ اس تاریخ سے صوبہ دار اودہ کی بجائے نواب وزیر اودہ ان کا لقب قرار پایا۔ صفدر جنگ کے بعد یکے بعد دیگرے شجاع الدولہ، آصف الدولہ، وزیر علی خاں، سعادت علی خاں مسند وزارت پر فائز ہوتے۔ ابتدائی زمانہ میں اودہ کا دار الحکومت فیض آباد تھا، جب آصف الدولہ کو حکومت ملی تو اونہوں نے لکھنو کو اپنا صدر مقام قرار دیا، لیکن ان کی والدہ جن کا نام بہو بیگم تھا فیض آباد ہی میں مقیم رہیں۔ اور اُن کی حیات تک فیض آباد کو پہلے کی سی رونق حاصل رہی اس کے بعد لکھنو کا دَور شروع ہوا۔

سعادت علی خاں کے بعد غازی الدین حیدر سنہ ۱۲۲۹ھ سنہ ۱۸۱۴ء کو مسند نشین ہوتے۔ پنڈاروں کی لڑائی کے بعد لارڈ مویرا نے ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۱۹ء کو لکھنو میں آکر غازی الدین حیدر سے ملاقات کی اور اونہیں تخت دہلی سے آزاد ہوکر خود مختار ہوتے اور بادشاہ اودہ کا لقب اختیار کرنے کے بعد اپنے نام سے سکہ جاری کرنے کا مشورہ دیا۔ اس واقعہ کے آٹھ ماہ بعد غازی الدین حیدر نے ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء کو تاج شاہی پہنکر آزاد اور خود مختار بادشاہ ہونے کا اعلان کیا۔ غازی الدین کے جانشین نصیر الدین حیدر کے کوئی اولاد نہ تھی۔ جب ان کا انتقال ہوا تو جانشینی پر نزع برپا ہوئی۔ نصیر الدین کی ماں بادشاہ بیگم نے ایک لڑکے منا جان کو جسے اونہوں نے پوتا بنا کر پرورش کیا تھا تخت پر بٹھایا، لیکن انگریزوں نے اوسکی مخالفت کی۔ اور اُس کو معزول کر کے غازی الدین کے چھوٹے بھائی محمد علی کو ترسیٹھ سال کی عمر میں بادشاہ بنایا۔ محمد علی شاہ کے بعد امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ برسر حکومت ہوتے۔ ۵ رجادی الثانی سنہ ۱۲۷۲ھ (۱۲ فروری سنہ ۱۸۵۶ء) میں واجد علی شاہ کو انگریزوں نے تاج و تخت سے معزول کر دیا۔ تو اونہوں نے لکھنو کو چھوڑ کر کلکتہ میں سکونت اختیار کی تاکہ اپنے معاملہ کے متعلق گورنر جنرل سے بالمشافہ گفتگو کریں۔ اگر وہاں نتیجہ نہ نکلے تو لندن جاکر ملکہ وکٹوریا کے دربار میں اپیل کیا جائے۔ اسی اثنا میں غدر شروع ہوا۔ جس طرح میرٹھ کے باغیوں نے دہلی میں آکر بہادر شاہ کو اپنا سرگروہ بنایا تھا اُسی طرح الہ آباد اور فیض آباد کے باغی لکھنو میں پہونچے۔ اور واجد علی شاہ کے دہ سالہ لڑکے برجیس قدر کو تخت پر بٹھایا۔ اور اُسکی ماں نواب حضرت محل سلطنت کی مختار کل بنی۔ کاروبار کی انجام دہی کے لئے جدید عہدہ دار مامور کئے،

سکہ بھی برجیس قدر کے نام سے مضروب ہوا چھ مہینے تک یہی کیفیت رہی، اس کے بعد انگریزی فوج کا لکھنؤ پر تسلط ہو گیا، برجیس قدر اور اوس کی ماں لکھنؤ سے بھاگ کر نیپال میں پناہ گیر ہوئے۔ ایک عرصہ کے بعد ملکہ وکٹوریا کی جوبلی میں برجیس قدر کا قصور معاف کیا گیا، تو کلکتہ میں واپس چلا آیا۔ لیکن یہاں آنے کے تھوڑی ہی مدت بعد اُس کا انتقال ہو گیا۔

دربار اودھ کی تاریخ اور اُس کی شان و شوکت کے تذکرے ہندوستان کی حکومت اسلامیہ کے عہد آخرین کا ایک دلچسپ اور قابل مطالعہ حصہ ہے، لیکن اس مختصر مضمون میں اس قدر گنجایش نہیں ہے کہ اون کا اعادہ کیا جائے۔ جن حضرات کو اشتیاق ہو کتب ذیل کو ملاحظہ کریں۔

عماد السعادت۔ از محمد غلام علی خاں بریلوی۔ لکھنؤ سنہ ۱۸۶۴ء۔ بوستان اودھ۔ از راجہ درگا پرشاد۔ لکھنؤ سنہ ۱۳۱۳ھ۔ قیصر التواریخ۔ از کمال الدین حیدر، لکھنؤ سنہ ۱۸۸۰ء۔ تاریخ اودھ۔ از محمد نجم الغنی رام پوری۔ مراد آباد سنہ ۱۹۱۲ء۔ تاریخ اودھ موسوم بہ گلزار ہند از مسٹر اردین۔

The Garden of India, A Chapter on Oudh History and Affurs, London, 1880

سنین حکومت

صوبہ داران اودھ

(۱) محمد امین سعادت خاں برہان الملک

جلوس سنہ ۱۱۳۰ھ م سنہ ۱۷۱۷ء

وفات سنہ ۱۱۵۱ھ م سنہ ۱۷۳۸ء

(۲) محمد مقیم ابو المنصور خاں صفدر جنگ،

جلوس سنہ ۱۱۵۱ھ م سنہ ۱۷۳۸ء

وزرائے اودھ

(۱) صفدر جنگ، ابو المنصور خاں،

وزیر اودھ لقب قرار پایا ۔ سنہ ۱۱۶۰ھ م سنہ ۱۷۴۷ء

وفات، محرم سنہ ۱۱۶۶ھ م اکتوبر سنہ ۱۷۵۲ء

(۲) جلال الدین شجاع الدولہ

جلوس	محرم سنہ ۱۱۶۶ھ م اکتوبر سنہ ۱۷۵۲ء
وفات	۲۴ ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۸ھ م ۲۷ جنوری سنہ ۱۷۷۵ء

(۳) محمد یحییٰ آصف الدولہ

جلوس	۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۱۸۸ھ م ۲۹ جنوری سنہ ۱۷۷۵ء
وفات	۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۲۱۳ھ م ۱۰ ستمبر سنہ ۱۷۹۸ء

(۴) وزیر علی خاں

جلوس	یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۳ھ م ۱۲ ستمبر سنہ ۱۷۹۸ء
معزولی	۱۴ شعبان سنہ ۱۲۱۳ھ م ۲۱ جنوری سنہ ۱۷۹۹ء

(۵) سعادت علی خاں، یمین الدولہ، ناظم الملک،

جلوس	۱۴ شعبان سنہ ۱۲۱۳ھ م ۲۱ جنوری سنہ ۱۷۹۹ء
وفات	۲۴ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ م ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء

(۶) غازی الدین حیدر

جلوس	۲۶ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ م ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء

شاہان اودھ

(۱) غازی الدین حیدر

سلطنت مغلیہ کی ماتحتی سے آزاد ہو کر خود مختارانہ حکومت شروع اور بادشاہ اودھ کا لقب اختیار کیا ۔ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ مطابق ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء ۔

وفات[1]	۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ھ م ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء

[1] بوستان اودھ ۔ قیصر التواریخ، گلزار ہند، جامع التواریخ مؤلفہ مولوی فقیر محمد طبع لکھنؤ سنہ ۱۹۱۳ء سے عموماً تاریخہائے جلوس و وفات لی گئی ہیں ۔ ۱۲

(۲) نصیر الدین حیدر

جلوس ۲۹ ربیع الاوّل ۱۲۴۳ھ م ۲۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء

وفات ۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ م ۷ جولائی ۱۸۳۷ء

(۳) محمد علیشاہ بادشاہ

جلوس ۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ م ۸ جولائی ۱۸۳۷ء

وفات ۵ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ م ۱۷ مئی ۱۸۴۲ء

(۴) امجد علی شاہ بادشاہ

جلوس ۷ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ م ۱۹ مئی ۱۸۴۲ء

وفات ۲۶ صفر ۱۲۶۳ھ م ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء

(۵) واجد علی شاہ بادشاہ

جلوس ۲۹ صفر ۱۲۶۳ھ م ۱۶ فروری ۱۸۴۷ء

انگریزوں نے تخت سے معزول کیا۔ ۵ جمادی الثانی ۱۲۷۲ھ م ۱۲ فروری ۱۸۵۶ء

برجیس قدر (شاہزادہ)

باغیوں نے بادشاہ بنایا۔ ۲۷ شوال ۱۲۷۳ھ م ۲۰ جون ۱۸۵۷ء

شجرۂ نسب

محمد نصیر

(۱) محمد امین سعادت خاں

(۲) صفدر جنگ = دختر

(۳) شجاع الدولہ

(۴) آصف الدولہ

(۵) وزیر علیخاں

(۶) سعادت علیخاں

(۱) غازی الدین حیدر

(۲) نصیر الدین حیدر

(۳) محمد علیشاہ

(۴) امجد علیشاہ

(۵) واجد علیشاہ

برجیس قدر

اودھ کی مستقل حکومت ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ م ۹ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء سے شروع ہوتی ہے - اس تاریخ سے شاہان اودہ نے اپنے نام سے سکے مضروب کرانے شروع کئے تھے - اس زمانہ سے قریباً سو برس پہلے اودہ کی حکومت صوبہ داری اور وزارت کے نام سے موسوم تھی - والیان اودہ تخت دہلی کے ماتحت سمجھے جاتے تھے اور دیگر ماتحت صوبہ جات کی طرح یہاں بھی مغلیہ مسکوکات کا رواج تھا - سعادت خاں جو خاندان اودہ کا مورث اعلیٰ ہے سنہ ۱۱۳۰ھ م سنہ ۱۷۱۷ء میں اودہ کا صوبہ دار مقرر ہوا تو اس نے اپنی حکومت کے ابتدائی پانچ سال تک لکھنؤ کے دارالضرب میں محمد شاہ، بادشاہ کے نام سے سکے مضروب کرائے جو پنجاب اور لکھنؤ کے عجائب خانوں میں موجود ہیں اور اُن پر حسب ذیل عبارت مسکوک ہے -

روپیہ - سنہ ۱۱۳۳ھ م سنہ ۲ ج - سنہ ۱۱۳۵ھ م سنہ ۵ ج

محمد شاہ	مانوس
	میمنت
بادشاہ غازی	سنہ ۲ جلوس
سکہ	ضرب
مبارک ۱۱۳۳	لکھنؤ

سنہ ۱۱۳۵ھ (سنہ ۶ج) کے بعد شاہان اودہ کے سکہ جات کے مضروب ہونے تک بادشاہانِ مغل کا کوئی سکہ جس پر دارالضرب لکھنؤ کا نام ہو ابھی تک دستیاب نہیں ہوا - سعادت خاں اور اسکے جانشین صفدر جنگ نے جو سکے محمد شاہ کے اخیر زمانہ میں مضروب کراتے تھے اون پر دارالضرب کا نام اختر نگر اودہ ثبت ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سکے لکھنؤ اور فیض آباد میں تیار ہوتے ہیں -

(۱) بزمانہ صوبہ داری نواب سعادت خاں -

روپیہ سنہ ۱۱۳۵ م سنہ ۵ ج - سنہ ۱۱۳۵ م سنہ ۶ ج - سنہ ۱۱۳۶ م سنہ ۷ ج - سنہ ۱۱۴۰ م سنہ ۱۰ ج - سنہ ۱۱۴۱ م سنہ ۱۱ ج
سنہ ۱۱۴۲ م سنہ ۱۲ ج -

محمد شاہ	اختر نگر اودہ
	ضرب
بادشاہ غازی	سنہ ۵ جلوس
س	میمنت
سکہ مبارک	مانوس

(۲) بزمانہ صوبہ داری نواب صفدر جنگ

روپیہ - ۱۱۵۸ھ سنہ ۲۷ ج

محمد شاہ بادشاہ غازی	اختر نگر اودھ
	ضرب
صاحب قران ثانی	جلوس میمنت مانوس
سکۂ مبارک	سنہ ۲۷

شجاع الدولہ اور آصف الدولہ نے اپنا دار الضرب بنارس میں قایم کیا تھا، اور سکے وہاں مضروب ہونے کے بعد اودھ میں رائج کئے جاتے تھے - یہ سکے عموماً عالمگیر ثانی اور شاہ عالم ثانی کے نام سے مضروب ہوئے ہیں - ان پر دار الضرب کا نام "محمد آباد بنارس" ثبت ہے رُخ دوم پر شاہان دہلی اور والیان اودھ دونوں کے سنین جلوس بھی کندہ ہیں - مسٹر نلس رائٹ، اور مسٹر وائٹہیڈ نے مغلیہ سکہ جات کی جو فہرستیں تیار کی ہیں اون کے دیباچوں پر دار الضرب محمد آباد کا ذکر کرتے ہوئے ان سکوں کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے

والیان اودھ نے زمانہ وزارت میں کوئی سکہ اپنے نام کا مضروب نہیں کرایا تھا تاہم مسٹر مارسڈن نے شجاع الدولہ کے ایک میڈل کا ذکر کیا ہے جو عالمگیر ثانی کے عہد حکومت میں ۱۱ صفر ۱۱۸۸ھ کو بمقام کہٹرہ مسکوک ہوا تھا - اس پر حسب ذیل عبارت ثبت ہے -

رُخ اوّل -

نواب

شجاع الدولہ وزیر اعظم ہند

یازدہم صفر روز شنبہ ۱۱۸۸ھ در آلہی کہٹرہ

روہیلہ ہارا زدہ و حافظ رحمت خان

سردار روہیلہ کشتہ

شدہ

رُخ دوم - (معرکہ اودھ) نیچے شمشیر اوپر ذو الفقار، جس کے قبضہ کے پاس دونوں کیصورت صلیبی ہو جاتی ہے، اس کے اطراف میں حسب ذیل عبارت ہے -

انا فتحنا فتحا مبینًا یفرحون ہذا اسکان الہند،

سنہ ۱۱۸۸ھ (سنہ ۱۷۷۴ء) میں شجاع الدولہ نے سرکار کمپنی کے سپہ سالار جنرل چیمپین کی شرکت سے روہیلوں کے ساتھ معرکہ آرائی کی تھی، جس میں ۱۱ر صفر سنہ ۱۱۸۸ھ کو روہیلوں نے شکست کھائی، اور اُن کا سردار حافظ رحمت خاں میدان جنگ میں مارا گیا۔ اسی واقعہ کی یادگار میں یہ میڈل بنایا گیا ہے حافظ رحمت خاں کے بیٹے سعادت یار خاں نے اس لڑائی کے حالات گلستان رحمت میں تفصیل کے ساتھ تحریر کئے ہیں۔

اس قسم کا ایک میڈل غازی الدین حیدر نے بھی اپنی تاج پوشی کی یادگار میں مضروب کرایا تھا جو شجاع الدولہ کے میڈل سے وزن اور پیمانہ میں دُوگنا تھا۔ مسٹر ولیم ولسن نے اس کے متعلق ایک کار آمد نوٹ نومسماٹک کرانیکل جلد پنجم (صفحہ ۱۲۹) میں لکھا ہے۔

والیان اودھ کے زمانہ میں سلاطین مغلیہ کا آخری سکہ سنہ ۱۲۳۳ھ م سنہ ۱۸۱۸ء میں بمقام لکھنو مضروب ہوا تھا۔ اس کے رخ اوّل پر شاہ عالم بادشاہ ثانی کا نام اُسی طرح کندہ تھا جیسا کہ اوس کے دیگر سکوں پر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن رخ ثانی کی حالت مغلیہ سکوں کے خلاف تھی اس کے وسط میں حکومت اودھ کا معرکہ منقوش ہے اور اُس کے اطراف میں حسب ذیل عبارت ثبت ہے،

سنہ جلوس میمنت مانوس، ضرب صوبہ اودھ دارالامارت لکھنؤ۔

۱۸ر ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ م (۹ر اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء) کو غازی الدین حیدر نے تخت دہلی کی ماتحتی سے آزاد ہو کر اپنی خودمختارانہ حکومت شروع کی تو اوسی سال اپنے نام کا نیا سکہ مضروب کرایا۔ لیکن سنہ ۱۲۳۵ھ میں غازی الدین نے جو سکے مضروب کرائے ہیں اُن پر سال جلوس ”احد“ ثبت ہے۔ ان دونوں سکوں کے سنین جلوس کو پیش نظر رکھا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ غازی الدین اپنے سالہائے جلوس کو شمار کرنے کے لئے سنہ ۱۲۳۴ھ کے دس یوم کو چھوڑ کر سنہ ۱۲۳۵ھ کی پہلی محرم سے اپنا پہلا سال جلوس شروع کیا ہے۔ اور سنہ ۱۲۳۴ھ کے سکہ پر جو سنہ جلوس ثبت ہے اوس سے وزارت کی تخت نشینی کا سنہ جلوس مراد ہے۔ کیونکہ ۲۲ر رجب سنہ ۱۲۲۴ھ سے اس کی وزارت کے پانچویں سال جلوس کا آغاز ہوتا ہے

شاہان اودھ نے سلاطین مغلیہ کی تتبع کر کے اپنے سکوں پر بھی فارسی ابیات کندہ کرائے تھے۔ غازی الدین حیدر کے سکوں پر حسب ذیل بیت ثبت ہے۔

سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن
غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ زمن

رخ ثانی پر سنہ جلوس اور دار الضرب کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے "سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار الامارت لکھنو"، اس عبارت کے وسط میں سلطنت کا معرکہ بنا ہوا ہے۔ جلوس کے دوسرے سال اس عبارت میں خفیف سا تصرف کیا گیا۔ اور لکھنو کا لقب دار الامارت کے عوض "دار السلطنت" قرار پایا۔

نصیر الدین حیدر نے اپنے جلوس کے پہلے دو سال تک جو سکے مضروب کرائے ہیں ان پر یہ بیت مندرج ہے۔

بہ مہر سکہ شاہی زدہ بلطف الٰہ
سپہر مرتبہ شاہجہاں سلیماں جاہ

جلوس کے تیسرے سال ۱۲۴۵ھ سے مندرجہ بالا بیت کی بجائے حسب ذیل بیت نقش ہونے لگا،

سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الٰہ
نائب مہدی نصیر الدین حیدر بادشاہ

رخ دوم کا معرکہ اور عبارت وہی تھی جسے ۱۲۳۶ھ میں غازی الدین نے اپنے سکوں پر مسکوک کرایا تھا۔ لیکن جلوس کے ساتویں سال ۱۲۴۹ھ میں صرف معرکہ بدل دیا گیا اور سنہ جلوس اور دار الضرب کا نام اسکے اطراف دائرہ کی شکل میں نقش کیا جانے لگا،

محمد علیشاہ کے سکوں پر یہ بیت نقش ہے۔

بجود و کرم سکہ زد در جہاں
محمد علی بادشاہ زماں

جلوس کے پہلے چار سال تک ان سکوں پر دار الضرب کا نام اسطرح نقش ہوا کرتا تھا "ضرب صوبہ اودہ بیت السلطنت لکھنو"، ۱۲۵۶ھ سے اس میں تصرف ہوا اور صوبہ اودہ کی بجائے "ملک اودہ" دار الضرب کا لقب قرار پایا۔

امجد علیشاہ کے سکوں پر یہ بیت منقوش ہے۔

در جہاں زد سکہ شاہی بتائید الٰہ
ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ

واجد علیشاہ کے سکوں کا بیت یہ ہے۔

سکہ زد بر سیم و زر از فضل تائید اله
ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ

رُخ ثانی پہ دار الضرب کا نام دو طرح سے لکھا گیا ہے۔ جو سکے ۱۲۶۳ھ سے ۱۲۶۷ھ تک مضروب ہوئے ہیں اون کی عبارت یہ ہے "ضرب ملک اودہ بیت السلطنت لکھنؤ" ۱۲۶۷ھ کے بعد اس میں اسطرح ترمیم کی گئی "ضرب بیت السلطنت لکھنؤ ملک اودہ اختر نگر"

بوستان اودہ میں لکھا ہے کہ برجیس قدر کے نام سے جب سکہ مضروب ہوا تو اس پہ یہ بیت کندہ کیا گیا تھا۔

سکہ زد بر سیم و زر چوں مہر و بدر — بادشاہی جم حشم برجیس قدر

لیکن ابھی تک برجیس قدر کا کوئی سکہ دستیاب نہیں ہوا ہے،

سونا چاندی، تانبا، ان تینوں دہاتوں کے سکوں پہ یہی ابیات اور عبارتیں مسکوک ہوا کرتی تھیں۔ سونے اور چاندی کے سکے وزن اور قیمت کی کمیت کے لحاظ سے حسب ذیل پانچ اقسام کے تھے

سونے کے سکے		چاندی کے سکے	
مہر	۱۶۶ گرین	روپیہ	۱۷۲ گرین
½ نیم حصّہ	۸۲ گرین	½ نیم حصّہ، ہشت آنہ	۸۶ گرین
¼ چہارم حصّہ	۴۱ گرین	¼ چہارم حصّہ، چار آنہ	۴۲ گرین
⅛ ہشتم حصّہ	۲۰ گرین	⅛ ہشتم حصّہ، دو آنہ	۲۱ گرین
۱/۱۶ شانزدہم حصّہ	۱۰ گرین	۱/۱۶ شانزدہم حصّہ، ایک آنہ	۱۰ گرین

کم قیمت کے سکے نثار کہلاتے ہیں، نثار عموماً مہر یا روپیہ کے سانچوں پر مضروب کئے جاتے تھے۔ چونکہ انکا پیمانہ چھوٹا ہوتا تھا اسلئے سکہ کی پوری عبارت ان پر نمایاں نہیں ہوتی تھی، بلکہ ناقص طور پر چند الفاظ نقش ہو جاتے تھے۔ غازی الدین حیدر، نصیر الدین، اور واجد علیشاہ نے نثار کے لئے چھوٹے پیمانے کے سانچے بھی تیار کرائے تھے جن کے سکے موجود ہیں۔ مگر اون کی موجودگی کے باوجود اکثر اوقات نثار کے مضروب کرنے کیلئے بڑے ہی سانچوں سے کام لیا جاتا تھا۔ چنانچہ واجد علیشاہ کے زمانہ میں ۱۲۶۹ھ میں چاندی کا چہارم حصّہ

دونوں قسم کے سانچوں پر مضروب ہوا ہے۔ غازی الدین حیدر نے جلوس کے پہلے سال ۱۲۳۵ھ میں چاندی کے جو نثار (ہشتم و شانزدہم حصہ) چھوٹے سانچوں پر مضروب کراتے تھے اُن پر علی الترتیب یہ عبارت ثبت تھی "غازی الدین حیدر شاہ زمن اور غازی الدین حیدر" لیکن یہ عبارت جلوس کے دوسرے سال سے متروک کر دی گئی۔

تانبے کے سکے فلوس کہلاتے ہیں، اُن کا وزن ۸۰ سے ۸۶ اگرین تک ہوتا تھا، پہلے چار بادشاہوں نے صرف فلوس ہی کو مضروب کرایا تھا، واجد علیشاہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سکوں کی تتبع کر کے انکے حصے قرار دیئے، ڈبل فلوس نیم آنہ کے مساوی تھا اور اس کا وزن ۴۵۰ گرین ہوتا تھا۔ کمیت کے اعتبار سے فلوس کے نیم و چہارم حصے یعنی دو پائی و یک پائی بھی تیار کرائے۔ اور ۱۲۷۰ھ سے ان کا رواج ہوا تھا۔

اس موقع پر یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سکہ جات شاہان اودہ کے ذخائر کہاں موجود ہیں اور اُن میں سکوں کی تعداد کس قدر ہے۔ پروفیسر جیمس برون نے سالہا سال کی کوشش سے ان سکوں کا جو ذخیرہ فراہم کیا اُس میں سکوں کی تعداد (۸۶) تک پہنچی ہے۔ اسکے بعد برٹش میوزیم کے ذخیرہ کا درجہ ہے۔ اس میں (۶۱) سکے ہیں۔ مسٹر گروبر نے اگرچہ ان کی فہرست تیار کی ہے لیکن ابھی تک اُسکی اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مرحوم راجرس نے انڈین میوزیم کے سکہ جات کی جو فہرست ۱۸۹۵ء میں مرتب کی تھی اُس کی جلد دوم میں اودہ کے تین سکوں کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر وائیٹ کنگ نے جو ذخیرہ سینٹ پیٹرزبرگ کے ہیرمٹ میوزیم کو دیا ہے اُس میں بھی تین سکے ہیں۔ مسٹر والن ٹائن نے ہندوستان کے تانبے کے سکوں کے متعلق جو کتاب لکھی ہے اُس میں اودہ کے (۲۶) تانبے کے سکوں کی تفصیل ہے۔ اُن میں سے (۱۵) سکے برٹش میوزیم کے ہیں، بقیہ تعداد مصنف کے ذاتی ذخیرہ میں محفوظ ہے۔

ذیل میں ہم دو جدول درج کرتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ باعتبار معدن کے ہر ذخیرے میں سونے چاندی تانبے کے سکے کسقدر ہیں اور اُن میں ہر بادشاہ کے سکوں کا شمار کیا ہے۔

جدول اوّل

	سونا	چاندی	تانبا	جملہ
برٹش میوزیم	۱۷	۳۰	۱۵	۶۲
انڈین میوزیم	۱	۲	۰	۳
پروفیسر جیمس برون	۳	۵۸	۲۵	۸۶
ڈاکٹر وائیٹ کنگ	۲	۱	۰	۳
مسٹر والن ٹائن	۰	۰	۱۱	۱۱
میزان کل	۲۳	۹۱	۵۱	۱۶۵

جدول ثانی

غازی الدین حیدر	۷	۱۵	۱۰	۳۲
نصیر الدین حیدر	۳	۲۷	۱۲	۴۰
محمد علی شاہ	۲	۱۳	۳	۱۸
امجد علی شاہ	۲	۱۴	۵	۲۱
واجد علی شاہ	۹	۲۲	۲۱	۵۲
میزان کل	۲۳	۹۱	۵۱	۱۶۵

سکہ جات

غازی الدین حیدر

نمبر ۱ - مہر - ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۲۶ ج

روپیہ ۱۷۲ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۲۶ ج

فلوس ۱۸۷ - ۱۶۹ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۲۶ ج

با و ال محمد
شاہ
حامی دین شاہ عالم
نفضل
سایہ کشور ۱۲۳۴
بر ہفت
سکہ زد

(معرکہ اودہ) دو مچھلیاں بصورت حلقہ جنکے بیچ میں سنہ ۲۶ - مچھلیوں کے اوپر کٹار - اس کے اوپر تاج - تاج کے دونوں جانب دو شیر، پھریروں کو تھامے ہوئے معرکہ کے اوپر، دارالامارت لکھنؤ میمنت، سیدھی جانب دجلوس، بائیں جانب دمانوس، نیچے دضرب صوبہ اودھ۔

نمبر۲ - مہر - ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۵ ج

روپیہ - ۱۷۲، ۱۷۳ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۵ ج - سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

فلوس - ۱۸۴-۱۸۶ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۵ ج - سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

از فضل ذوالمنن

رب

غازی الدین حیدر عالی

نسب ۱۲۳۴ھ شاہ زمن

سکہ

زد بر سیم و زر

رخ ثانی کا معرکہ اور عبارت نمبر (۱) کے مانند ہے،

نمبر۳ - مہر - ۱۶۵ - ۱۶۶ گرین، سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۲ ج - سنہ ۱۲۳۷ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۳۸ھ سنہ ۴ ج - سنہ ۱۲۳۹ھ سنہ ۵ ج
سنہ ۱۲۴۱ھ سنہ ۷ ج

روپیہ - ۱۷۰ - ۱۷۳ گرین، سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۲ ج - سنہ ۱۲۳۷ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۳۸ھ سنہ ۴ ج - سنہ ۱۲۳۹ھ سنہ ۵ ج
سنہ ۱۲۴۱ھ سنہ ۷ ج - سنہ ۱۲۴۲ھ سنہ ۸ ج

فلوس - ۱۸۱ - ۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۲ ج - سنہ ۱۲۳xھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۳xھ سنہ ۴ ج

رخ اول و ثانی مانند نمبر۲ - رخ دوم کی عبارت میں فرق صرف اسقدر ہے کہ اسمیں دارالامارت او سنہ احد کے عوض "دارالسلطنت" اور "سنہ ۲" لکھا ہوا ہے۔

نمبر۴ - ۱/۸ روپیہ (دو آنہ) ۲۱ گرین، سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

۱۲۳۵
حیدر
غازی الدین
شاہ
زمن

معرکہ اودہ مانند نمبر (۱) اور بیچ میں "سنہ احد"

نمبر۵ - ۱/۱۶ روپیہ (ایک آنہ) ۱۰ گرین، سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

حیدر
غازی الدین
۱۲۳۵

رخ دوم مانند نمبر۴۔

نصیر الدین حیدر

نمبر ۱ مہر - ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۴۳ھ سنہ ۱ ج — روپیہ، ۱۷۱ گرین، سنہ ۱۲۴۳ھ سنہ ۱ ج - سنہ ۱۲۴۴ھ سنہ ۲ ج

½ روپیہ - ۸۵ گرین، سنہ ۱۲۴۴ھ سنہ ۳ ج — فلوس، ۱۷۷-۱۸۱ گرین، سنہ ۱۲۴۳ھ سنہ ۱ ج - سنہ ۱۲۴۴ھ سنہ ۱ ج - سنہ ۱۲۴۴ھ سنہ ۲ ج

الہ جاہ	معرکہ اودھ جیسا کہ غازی الدین حیدر کے
سلیمان	سکوں پر ہے اس کے اوپر دارالسلطنت
مرتبہ شاہ جہاں	لکھنؤ میمنت، سیدھے جانب "جلوس"
سپہر	بائیں جانب "مانوس" نیچے ضرب صوبہ
۱۲۴۳	
زدہ زلطف	
برمہر سکہ شاہی	اودھ" بیچ میں "سنہ احد"

نمبر ۲ - روپیہ، ۱۷۰-۱۷۲ گرین، سنہ ۱۲۴۶ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۴۶ھ سنہ ۴ ج - سنہ ۱۲۴۷ھ سنہ ۵ ج - سنہ ۱۲۴۸ھ سنہ ۶ ج
سنہ ۱۲۴۹ھ سنہ ۶ ج -

½ روپیہ (ہشت آنہ) ۸۴-۸۶ گرین، سنہ ۱۲۴۷ھ سنہ ۳ ج
سنہ ۱۲۴۸ھ سنہ ۵ ج - روپیہ کے ہم پیمانہ سانچے پر،

¼ روپیہ، (چار آنہ) ۴۱-۴۲ گرین، سنہ ۱۲۴۷ھ سنہ ۵ ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر
سنہ ۱۲۴۸ھ سنہ ۵ ج - سنہ ۱۲۴۸ھ سنہ ۶ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

⅛ روپیہ (دو آنہ) ۲۱ گرین، سنہ ×ھ سنہ ۳ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچے پر

فلوس، ۱۷۹-۱۸۶ گرین، سنہ ۱۲۴۵ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۴۶ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۴۶ھ سنہ ۴ ج - سنہ ۱۲۴۸ھ سنہ ۵ ج
سنہ ۱۲۴۹ھ سنہ ۵ ج -

بادشاہ
حیدر
مہدی نصیر الدین
از فضل حق ظل الٰہ نما
سکہ
زد برسیم وزر

رخ دوم، مانند نمبر ۱ - فرق صرف اسقدر ہے کہ اس میں سنہ ۳ لکھا ہوا ہے -

نمبر ۳ روپیہ، ۱۷۰-۱۷۲ گرین، سنہ ۱۲۴۹ھ سنہ ۷ ج - سنہ ۱۲۵۰ھ سنہ ۷ ج - سنہ ۱۲۵۰ھ سنہ ۸ ج - سنہ ۱۲۵۱ھ سنہ ۸ ج
سنہ ۱۲۵۲ھ سنہ ۹ ج - سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۰ ج -

$\frac{1}{2}$ روپیہ (ہشت آنہ) ۸۹ گرین، سنہ ۱۲۵۰ھ سنہ ۶ ج۔ روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

$\frac{1}{4}$ روپیہ (چہار آنہ) ۴۲ گرین، سنہ ۱۲۵۰ھ سنہ × ج۔ سنہ ھ سنہ ۹ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

$\frac{1}{8}$ روپیہ (دو آنہ) ۲۰ گرین، سنہ ۱۲۵۱ھ سنہ × ج۔ روپیہ کے ہم پیمانہ سانچے پر

$\frac{1}{16}$ روپیہ (ایک آنہ) ۱۰ گرین، سنہ ۱۲۵۲ھ سنہ × ج۔ روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

فلوس، ۱۸۴-۱۰۷ گرین، سنہ ۱۲۴۹ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۵۰ھ سنہ ۷ ج

رخ اوّل مانند نمبر (۲) رخ دوم پر حسب ذیل معرکہ، دو شیر پھریروں کو تھامے ہوئے۔ نیچے دو مچھلیاں جن کے بیچ میں تاج، تاج کے اوپر چھتر شاہی، معرکہ کے اطراف حلقہ میں یہ عبارت "سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ"

محمد علیشاہ

نمبر۱ مہر، ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج

روپیہ، ۱۷۱-۱۷۲ گرین، سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۴ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۴ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۵۶ھ سنہ ۴ ج

$\frac{1}{4}$ روپیہ، چار آنہ، ۴۱،۴۲ گرین، سنہ ۱۲۵۴ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

$\frac{1}{8}$ روپیہ، دو آنہ، ۲۰ گرین، سنہ ۱۲۵۴ھ سنہ × ج۔ سنہ ۱۲۵۵ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

فلوس، ۱۷۲-۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۵۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۴ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج

زمان	(معرکہ اودہ) بیچ میں ایک مچھلی، اس کے دونوں جانب دو
شاہ	عورتیں ہاتھوں میں تاج کو پکڑے ہوتے معرکہ کے
درجہان محمد علی باد	اطراف حلقہ میں حسب ذیل عبارت،
سکہ زد	"سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ بیت
بجود و کرم	السلطنت لکھنؤ"

نمبر۲ روپیہ، ۱۷۱-۱۷۲ گرین، سنہ ۱۲۵۶ھ سنہ ۴ ج۔ سنہ ۱۲۵۷ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۵۸ھ سنہ ۵ ج

$\frac{1}{8}$ روپیہ، دو آنہ، ۲۱ گرین، سنہ ۱۲۵۶ھ سنہ × ج روپیہ ہم پیمانہ سانچہ پر،

رخ اوّل و دوم مانند نمبر (۱) معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت "سنہ ۴ جلوس میمنت مانوس، ضرب ملک اودہ بیت السلطنت لکھنؤ"

امجد علیشاہ

نمبر۱ مہر، ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۳ ج

روپیہ، ۱۶۹-۱۷۲ گرین، سنہ ۱۲۵۸ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۱ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۱ھ سنہ ۴ ج۔ سنہ ۱۲۶۲ھ سنہ ۴ ج۔ سنہ ۱۲۶۲ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۶۳ھ سنہ ۵ ج۔

$\frac{1}{2}$ روپیہ ہشت آنہ ۸۵-۸۹ گرین۔ سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۳ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

$\frac{1}{4}$ روپیہ، چار آنہ، ۴۲ گرین، سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

$\frac{1}{8}$ روپیہ، دو آنہ، ۲۰ گرین، سنہ ۱۲۶۱ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

$\frac{1}{16}$ روپیہ، ایک آنہ، ۱۰ گرین، سنہ ×ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

فلوس، ۱۷۸-۲۰۳ گرین، سنہ ۱۲۵۸ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ × ج۔ سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۱ھ سنہ × ج۔

شاہ زمن عالم پناہ
علی
بتائید الٰہ ظل حق امجد
۱۲۵۹
درجہان زد سکہ شاہ

(معرکہ اودھ) مچھلی پر تاج۔ تاج پر چھتر شاہی۔ ان کے اطراف دو ہلال نما شمشیر، معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت
سنہ ۲ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودھ بیت السلطنت لکھنؤ۔

واجد علیشاہ

نمبر۱ مہر، ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۴ ج۔ سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۴ ج۔ ½ مہر، ۲۰ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج۔ مہر کے ہم پیمانہ سانچہ پر،
روپیہ، ۱۶۳-۱۷۱ گرین، سنہ ۱۲۶۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۶۴ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۴ ج۔ سنہ ۱۲۶۷ھ
½ روپیہ ۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج، چھوٹے پیمانے کے سانچہ پر،
¼ روپیہ، چار آنہ، ۴۲ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر،
⅛ روپیہ، دو آنہ، ۲۱ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر،
فلوس، ۱۸۲-۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۶۴ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۴ ج

سلطان عالم پادشاہ
علی
تائید الٰہ ظل حق امجد
۱۲۶۶
نقش
سکہ زد بر سیم و زر از

(معرکہ اودھ) دو بنت البحر (دریائی پریاں) ہاتھوں میں مورچھل اور پھریرے لئے ہوتے، انکے بیچ میں دو شمشیر بصورت چلیپا، اُن کے اوپر سپہر، سپہر کے اوپر تاج، تاج کے اوپر چھتر شاہی، چھتر کے اوپر طوطا، اطراف حسب ذیل عبارت،
سنہ ۴ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودھ بیت السلطنت لکھنؤ۔

نمبر۲ روپیہ ۱۷۰ گرین، سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۵ ج۔
رخ اوّل کی عبارت اور رخ دوم کا معرکہ نمبر(۱) کے مانند، معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت۔ سنہ ۵ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودھ اختر نگر
نمبر۳، مہر، ۱۶۳-۱۶۷ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۹ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۱۰ ج
¼ مہر، ۴۱ گرین۔ سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ × ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر، ⅟₁₆ مہر، ۱۱ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ × ج۔
روپیہ، ۱۶۹-۱۷۱ گرین، سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۶۸ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۶۸ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۷ ج۔
سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۹ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۹ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۱۰ ج۔
½ روپیہ ہشت آنہ، ۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۹ ج۔
¼ روپیہ، چار آنہ، ۴۲ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ × ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر،
⅛ روپیہ، دو آنہ، ۲۱ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر
⅟₁₆ روپیہ، ایک آنہ، ۱۰ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۹ ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر،
ڈبل فلوس، ۳۶۵ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ فلوس، ۱۸۱-۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔
½ فلوس، ۹۱ گرین، سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۸ ج ¼ فلوس، ۴۷ گرین، سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔
رخ اول کی عبارت اور رخ دوم کا معرکہ نمبر۱ کے مانند، معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت۔ سنہ ۸ جلوس میمنت مانوس بیت السلطنت لکھنؤ ملک اودھ اختر نگر۔

نقّاد

یہ رسالہ جنوری ۱۹۱۳ء سے خدائے سخن میر اور فخر المتاخرین مرزا نوشہ غالب کے اصلی وطن۔ اکبر آباد (آگرہ) سے جاری ہوا ہے اور اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اردو جس ناز و نیاز کے خطے اور محبت آمیز سواد میں پیدا ہوئی اور پل کے بڑی ہوئی اسی سواد کو پھر لیلائے اردو کی دلفریب محمل بنا دے۔ نقاد کی نسبت چند مقتدر رائیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

علامۂ زمان مولینا محمد عبد الحلیم شرر ایڈیٹر دلگداز کی رائے

"یہ اردو رسالہ ایسی آب و تاب اور ایسی خوبی و رعنائی کے ساتھ نکل رہا ہے کہ اُسے دیکھ کے جی چاہتا" "ہے ہماری زبان اردو بھی ایسی ہی ترقی یافتہ اور دلفریب ہوتی جیسا یہ اُس کا رسالہ ہے، اردو" "خواں پبلک کا فرض ہے کہ اُس کی قدر کرے"!

مولینا ابو الکلام آزاد ایڈیٹر الہلال کی رائے

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ پرچہ مقبول ہوگا، اگرہ جو فی الحقیقت عہد اسلامی کے دور عروج کا دار الخلافہ" "اور اردو کی ترقی اور نشو و نما میں بھی ایک حصۂ وافر رکھنے والا، نیز میر و غالب کا مولد ہے ضرور ہے کہ نقّاد" "کی پیدایش اور نشو و نما کے لئے بھی اچھا وطن ثابت ہو۔"

مولینا خواجہ حسن نظامی ایڈیٹر توحید کی رائے

"امید ہے کہ نقرئی و طلائی سکوں کی نقدی کی طرح نقّاد کا سکہ ادب اردو میں بے روک ٹوک چل جائیگا"

مولینا نیاز فتحپوری کا تاریخی سکہ

"الٰہی سایہ دار و پر ثمر باد — نہال حضرت دلگیر نقّاد"

۱۹ ۱۳

آپ بھی ایک پرچہ منگا کر ضرور دیکھئے، نمونہ ۶ کے ٹکٹ بھیجنے پر ملتا ہے اور قیمت سالانہ صرف للعہ روپئے ہے

منیجر نقّاد (آگرہ)